"یزید کی مدح خوانی اکابر شیعہ کی زبانی"

"ان ارید الا الاصلاح"

کہتے ہیں کہ ایک شخص جس نے کبھی شتر مرغ کو پہلے نہیں دیکھا تھا۔ کسی چڑیا گھر یا جنگل میں دیکھ پایا۔ اسکی اونچی گردن اور لمبی لمبی ٹانگوں کو دیکھکر کہا کہ سبحان اللہ کیا چھوٹا سا شتر ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ وہی شتر ( ) اپنے پروں کو پھیلا کر اور ہلا ہلا کر پرواز کرنیکی کوشش کر رہے ہیں تو حیران ہوکر کہنے لگا یہ تو کوئی مرغ ہے۔ شتر نہیں ہو مگر چونکہ اس میں شتر اور مرغ دونوں کی خاصیت موجود ہے اسواسطے اسکو شتر مرغ کہا جائے۔ تو بیجا نہیں*

یہی حال اس مذہب کا ہو جس کے تقریباً ہر ایک عقیدہ میں بے اصولا پن پایا جاتا ہو۔ اور ہر ایک مسئلہ میں دورنگی کا سماں عیاں ہو مثال کے طور پر عنوان مضمون ہذا کو ہی ملاحظہ فرمالیجئے کہاں یزید اور کہاں اسکی مدح خوانی اور پھر اکابر شیعہ کی زبانی۔ دونوں باتیں ایکدوسرے سے سخت نقیض (مخالف) اور اجتماع نقیضین محال مسلّم ہے لیکن آگے چلکر آپکو معلوم ہو جائیگا کہ باوجود اس قدیم نفرت کے جو نسلاً بعد نسلاً یزید کے بارے میں شیعوں میں ابتک چلی آتی ہے۔ انکے عالموں فاضلوں نے اُسی یزید کے متعلق ایسے ایسے واقعات لکھدئیے ہیں۔ جس سے وہ زمانہ ولیعہدی میں مجاہد فی سبیل اللہ ثابت ہوتا ہے۔ تو خود مختار بادشاہ مملکت اسلام ہوکر حاتم طائی سے زیادہ صاحب جود وسخا اور واقعہ ہائلہ شہادت امام حسینؑ سے جس کیوجہ سے وہ تمام دنیائے اسلام میں بدنام اور مردود وملعون مشہور ہو اسکا بہت کچھ بری الذمہ ہونا بلکہ حامی مذہب شیعہ ہونا پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہوں روایات ذیل

(۱) جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے پیارے صحابی ابوایوب انصاری

کو بشارت دی تھی کہ جب لشکرِ اسلام قسطنطنیہ پر چڑھائی کریگا۔ تو تم وہاں جا کر فوت ہو گے (حیوۃ القلوب جلد ۲ اخبار مغیبات) چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اور اب تک آپکا مزار وہاں کی مسجد جامع ابوبؓ میں موجود ہے (مقام خلافت صفحہ ۷، شیخ عبد القادر صاحب بارسٹر)

اس مہم کی کیفیت ناسخ التواریخ میں زیر عنوان "فتح قسطنطنیہ" "وفات ابو ایوب نصاری" مندرج ہے اصل عبارت اس طرح شروع ہوتی ہے

"وہم دریں سال معویہ بن ابی سفیان فرزندش یزید را مامور بر فتح قسطنطنیہ نمود۔ اور ابا لشکرے درخور جنگ رواں داشت الخ"

یعنی اسی سال امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو قسطنطنیہ کی فتح پر مقرر کیا۔ اور اس (عظیم الشان) جنگ کے لئے جتنا لشکر درکار ہو سکتا تھا۔ دیکر اسکو روانہ کیا۔ ابو ایوب نصاری کو جیسا کہ اوپر مذکور ہُوا۔ وہیں دفن کیا گیا تھا۔ لشکرِ اسلام عیسائیوں کے ساتھ مقابلہ و مقاتلہ کر کے جب واپس ہونے لگا۔ تو لکھا ہے کہ یزید نے باواز بلند نصاری باشندگان قسطنطنیہ کو خطاب کر کے کہا

"یا اھل القسطنطنیہ ھذا رجل من اکابر اصحٰب محمد نبینا صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم وقد دفناہ حیث ترون و واللہ لئن تعرضتم لہٗ لاھدمن کل کنیسۃ فی الارض الاسلام ولا یضرب ناقوس بارض العرب ابدًا" ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم مطبوعہ ایران صفحہ ۲۴۶ (ترجمہ) اے قسطنطنیہ والو! یہ شخص ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار سے ہیں۔ اور ہمنے انکو یہاں دفن کیا ہے جہانتک تم جانتے ہو۔ قسم ہے خدا کی اگر تمنے اس قبر سے کچھ تعرض کیا تو ملک اسلام میں جسقدر تمہارے گرجے ہیں میں اسکو گرا دونگا۔ اور عربوں کی سلطنت میں ہمیشہ تک کے لئے کہیں ناقوس نہیں بجیگا۔

اس مہم میں یزید کے زیرِ کمان سوائے ابو ایوب انصاریؓ کے اور جلیل القدر صحابہ و تابعی بھی تھے مثلاً عبد اللہ ابن عباسؓ بلکہ سید امیر علی صاحب بالقابہ کی تحقیقات و معلومات

پر اگر شک نہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام بھی تشریف لے گئے تھے۔ وہ لکھتے ہیں "امام حسین ع نے بمقابلہ نصاریٰ محاصرہ قسطنطنیہ میں بڑی بہادری سے داد مردانگی دی تھی" دیکھو سپرٹ آف اسلام صفحہ ۲۹۲ ابتدائے ایڈیشن

(۲) جناب علی کے سگے بھائی حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے عبد اللہ کی بابت لکھا ہے کہ بڑے سخی تھے۔ انکی سخاوت کے حالات پر کتاب طراز مذہب مظفری میں ایک مستقل باب ہے۔ اس میں سے بطور نمونہ ایک روایت عرض کرتا ہوں۔

جب امیر معاویہ رض نے رحلت کی تو عبد اللہ بن جعفر (جنکو دوسرے جوانان بنی ہاشم کے ساتھ امیر معاویہ بڑے بڑے تحائف و وظائف سالانہ بھجواتے تھے) یزید کے پاس تشریف لے گئے اور سخت تقاضا کیا۔ یزید نے پوچھا کہ امیر المومنین معاویہ آپکو سالانہ کیا دیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا اسکو رحمت کرے ہر سال دس لاکھ درہم یزید نے کہا اس ترحم کیخاطر جو آپ نے اس پر کھایا میں دس لاکھ درہم اور بھی دونگا۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ اسکے بعد میں یہ کلمہ کسی کے حق میں نہ کہونگا مگر تیرے حق میں اصل عبارت۔ چوں معاویہ ابن ابی سفیان بار بدیگر جہاں کشید۔ عبد اللہ پسر جعفر بہ پسرش یزید عنود و فور نمود یزید از پرسید امیر المومنین معاویہ در ہر سال باتو چہ عطا کردے گفت خدائش رحمت کناد بہر سال ہزار بار ہزار درہم یزید گفت محض ازیں ترحم کہ بروے نمودی ہزار بار ہزار درہم برآں مبلغ بیفزودم عبد اللہ گفت دانستہ باشی کہ ازیں پس ایں کلمہ را در بارہ ہیچکس نگویم مگر در بارہ تو۔ طراز مذہب منظفری مطبوعہ مصطفوی بمبئی صفحہ ۶۱۷

(۳) یزید کی مرضی تھی کہ امام حسین ع کو زندہ میرے پاس لایا جائے نہ کہ شہید کر کے۔ شہید جو آپکو کیا تو ابن زیاد نے اور اپنی مرضی سے اسکی تصدیق خود یزید کے اقوال سے ہو سکتی ہے

(۱) یزید لختے سر فرو داشت و سخن نہ کرد و پس سر بر آورد و گفت قد کنت ارضی من طاعتکم بدون قتل الحسین اما لوکنت صاحبہ لعفوت عنہ اگر من حاضر بودم حسین معفو میداشتم

ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۲۶۹

(۲) "خدا بکشد پسر مرجانہ (ابن زیاد کو طنزاً لکھا) را کہ حسین را بکشت و مرا در ہر دو جہان روئے سیاہ ساخت" طراز مذہب مظفری صفحہ ۴۵۶

یزید نے اسیران اہلبیت کو دمشق پہنچنے کے بعد بڑے عزت و احترام سے اپنے محلسرائے میں ٹھہرایا۔ اور بنی امیہ کی سب عورتوں کو حکمدیا۔ کہ انکے ساتھ غمگساری اور سوگواری کریں۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے سب نے معافی مانگی۔ طراز مذہب مظفری صفحہ ۴۵۷

یزید صبح و شام کا کھانا بغیر امام زین العابدین کی موجودگی کے نہیں کھاتا تھا "ہیچ صبح و شام بر خوان طعام نہ نشستے جز ایں کہ علی بن الحسین علیہما السلام حاضر نہ شدے" طراز مذہب مظفری صفحہ ۴۵۷ "چاشت و شام نہ میخورد مگر آنکہ جناب سید الساجدین را بر خوان خود حاضر می نمود" ہیہیج الاحزان مطبوعہ ایران صفحہ ۳۳۶ و ناسخ التواریخ صفحہ ۲۷۸

یزید نے حرمہائے محترم اہلبیت کو تمام لوٹ کا مال ذرہ ذرہ اور تار تار واپس دیدیا۔ بلکہ لٹے سے گنا اور بھی دیا۔ علاوہ ازیں ہدایا و تحایف و رخت و ظروف نقرئی و طلائی بیش بہا چمڑے کے دسترخوانوں پر زر و مال کے ڈھیر لگا کر دیئے گئے اگلے وقایع نگار لکھتے آئے ہیں۔ کہ یزید نے امام زین العابدین علیہ السلام کو صرف دو سو دینار بطور خون بہا کے نذر کئے تھے۔ لیکن طرز مذہب مظفری کا مصنف جو خوش نصیبی کے بادشاہ ایران کا وزیر اور آئین سلطنت سے واقف تھا اسپر اسنے سخت تعجب کیا ہے کہ یزید جیسا صاحب ثروت بادشاہ ہو اور امام حسین علیہ السلام جیسے عظیم الشان انسان کے قتل کا معاوضہ صرف دو سو دینار دے یہ بالکل خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے اسواسطے وہ لکھتے ہیں کہ شائد کاتبوں نے بجائے دو سو ہزار دینار کے صرف دو سو دینار سہواً لکھدیا ہے۔ طرز مذہب مظفری صفحہ ۴۵۹ و صفحہ ۴۶۰

یزید نے حرم ہائے محترم کے لئے خاص طور پر محمل آراستہ کروائے اور بروایتے پانسو اور بروایتے ایکہزار سوار کو انکی خدمت کے لئے مقرر کر کے بکمال عزت و احترام کے ساتھ

شام سے مدینہ کو روانہ کیا۔ طراز مذہب مظفری صفحہ ۲۶۱

(۴) شیعوں کو یزید کے فضائل کا صرف یہیں تک اعتراف نہیں ہے بلکہ انکے عالموں نے بعض اور واقعات بھی بیان کئے ہیں جنکی رُو سے یزید کا مومن و محب اہلبیت کرام ہونے میں بہت کم شبہ باقی رہتا ہے خصوصاً بعد واقعہ امام حسینؓ۔ مثلاً لکھا ہے کہ اسنے اپنے بیٹے کی تعلیم کے لئے جسکا نام معاویہ تھا خاص ایک شیعہ فاضل کو مقرر کیا تھا۔ دیکھو کتاب مجالس المومنین صفحہ ۳۵۷ و ۳۵۸۔ اور یہ کہ معاویہ مذکور نہ صرف شیعہ تھا۔ بلکہ علمائے شیعہ میں سے تھا۔ اور اسواسطے اسکو مخالفین نے زہر دیدی۔ اور زندہ در گور کر دیا۔ اصل عبارت روایت مذکور کی یہ ہے۔ آخر او را بہ زہر کشتہ و او را کہ یکے از علمائے شیعہ بود۔ زندہ در گور کروند مجالس المومنین صفحہ ۳۵۹ مجلس ہشتم ذکر معاویہ بن یزید معویۃ الاموی۔

ناظرین! خود انصاف کریں اور فرمائیں کہ میرا عنوان مضمون "یزید کی مدح خوانی اکابر شیعہ کی زبانی" امر واقعہ ہے یا محض افترا۔ جہاد فی سبیل اللہ سادات بنی ہاشم کو لاکھوں درہم و دینار دینا۔ غم حسین میں سوگ کرنا اپنے کئے پر پشیمان ہونا اپنی اولاد کو شیعہ بنانا مدائح میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اکابر شیعہ کی بابت شائد آپ دریافت کرنا چاہتے ہونگے مگر خاکسار نے تو اس واسطے اکثر ناسخ التواریخ اور طراز مذہب مظفری کے حوالے تحریر کئے ہیں۔ آپ یاد رکھیں۔ کہ دونوں کتابوں کے مصنف آخری نامور پادشاہان ایران کے وزراء و اراکین سلطنت سے ہیں اور شکر ہے کہ ان پر شیعہ کے آخر الحیل تقیہ کا سہارا گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ ناسخ والا باپ ہے اور طراز والا بیٹا۔ انکی کتابیں خصوصاً ناسخ التواریخ تمام قدیم کتابوں کا نچوڑ ہے۔ جنکی تصنیف و تالیف میں خدا جانے کتنے علماء و مجتہد شریک رہے ہونگے۔ پس ان سے بڑھکر کون اکابر شیعہ کہلانے کا مستحق ہے باایں ہمہ میں جانتا ہوں کہ بہت سے سادہ لوح شیعہ جنھوں نے ان کتابوں کو نہیں دیکھا ہے۔ ان واقعات و روایات کو میری افترا پردازی ہی پر محمول کرینگے واعوذ باللہ من ذلک۔

ایسے شیعوں کی تسلی کے لئے میں ہندوستان کے اکابر شیعہ کی طرف بھی رجوع کرتا ہوں تو پہلے میری نگاہ خواجہ غلام الثقلین پر پڑتی ہے۔ جو برخلاف عام شیعوں کے اپنے لیکچروں اور تحریروں میں صحابہ کرام کی اسلامی خدمات کا کسی قدر اعتراف کرتے ہوئے اس امر کے متمنی ہیں کہ کسی طرح شیعہ وسنّی میں مصالحت ہوجائے۔ مگر چونکہ وہ جدید تعلیمیافتہ گروہ میں سے ہیں اسواسطے انکی رائے متعصب اور کٹر شیعوں میں چنداں قابل التفات نہیں۔ دوسرے انہوں نے واقعہ کربلا کے متعلق جو کچھ لکھا اور جو میری نظر سے گزرا۔ اس میں انہوں نے صرف ایک ہی پہلو دکھلایا ہے اسلئے خواجہ صاحب موصوف کو بھی نظر انداز کرنے پر مجبور ہوں اسکے بعد میری نظر میر علیحیدر صاحب ایڈیٹر رسالہ اصلاح و الشمس وغیرہ کھجوہ ضلع سارن پر جاکر ٹھہرتی ہے جنکو اسوقت فرقہ شیعہ کی دینی و دنیوی اصلاح کا دعوے بے دعوے چہ معنی شیعہ دنیا میں آجکل انہی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ کلکتہ سے لیکر ہمارے وطن بھیرہ اور پنڈ دادنخان بلکہ کوئٹہ تک انکے رسالے اور پمفلٹیں جاتی اور میدان مناظرہ میں جدید سے جدید حربوں کے ساتھ علم کلام کے جوہر دکھاتی ہیں مختصر یہ ہے کہ میر صاحب موصوف ہندو پنجاب کے شیعوں کے سرمایۂ ناز ہیں۔

آمدیم بر سر مطلب۔ خدا جانے محققین ایران کی تحقیق سے متاثر ہوکر یا ذاتی تعصب سے جو خلفائے راشدین رضؓ کے برخلاف انکے رگ وریشہ میں ساری ہے وارفتہ ہوکر آپنے بھی یزید کی مدح خوانی میں حصہ لیا ہے۔ اور کافی حصہ لیا ہے۔ وہو ہذا

(۴) میر صاحب فرماتے ہیں

خلفائے ثلاثہ نطفہ کفار سے تھے اور یزید کا باپ بلکہ دادا بھی مسلمان تھا۔ لہذا اس اعتبار سے بھی وہ خلفائے ثلاثہ سے افضل تھا" رسالہ الشمس جلد نمبر ۸ صفحہ ۲۴

(۵) "نسبی حالت اسکی ایسی تھی۔ کہ اسکا دادا ابوسفیان ہمیشہ ابوبکر وعمر کو اذل بطن قریش کہتا اور ابوبکر وعمر ابوسفیان کو سید وشیخ قریش کہا کرتے تھے۔ رسالہ الشمس صفحہ ۲۴

(۶) شیخین کو یہ شرف نہ نصیب ہوا۔ کہ کبھی اپنی وصلت و پیوند خاندان بنی امیہ میں کر سکیں۔ مگر یزید ایسا معزز و سربرآوردہ تھا۔ کہ خلیفہ دوم کی پوتی سے عقد کیا۔ تو کیا اسکے بعد بھی کسی کو شرافت نسبی میں یزید کے شبہ ہو سکتا ہی؟ صفحہ ۴۲

(۷) خلافت ابوبکر باعث ارتداد اکثر عرب ہوئی تھی کہ بجز مکہ و مدینہ قریہ خوانا (ٹھیک نہیں پڑھا گیا) کہیں سجدہ نہ کیا جاتا۔ اسطرح عمرؓ و عثمانؓ دونکی خلافتوں میں صدہا نہیں ہزارہا نہیں لاکھوں آدمی مرتد ہوئے ہیں۔ اسلام سے خارج ہوئے ہیں صفحہ ۴۲۔

بخلاف یزید کے کہ اسکی خلافت میں ایک تنفس بھی مرتد نہیں ہوا۔ بلکہ اس درجہ اسلام کو ترقی ہوئی کہ عہد خلفائے ثلاثہ میں بھی یہ بات نہ تھی صفحہ ۴۳

(۸) خلفائے ثلاثہ کی خلافت محض بغرض دنیاداری تھی جس سے کسی سنی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ بخلاف خلافت یزید کے کہ محض بغرض حصول نجات اسنے تمنا کی صفحہ ۴۳

(۹) منتہائے کوشش اُس (خلافت خلفائے ثلاثہ) کی یہی رہی ہے کہ خوف فتنہ مرتدین سے ایسا کر دیا گیا الخ صفحہ ۴۳

(۱۰) خدا نے یزید کو ایسا تمکن فی الدین دیا تھا۔ کہ باوصفیکہ صحابہ اسکی شراب خوری کو دیکھتے اسکے انواع و اقسام کے فجور سے مطلع ہیں۔ مگر حضرت عمر اسکو خلیفہ راشد بنا رہے ہیں صفحہ ۴۵

خلفائے ثلاثہ کی کونسی علامت یا نشان خلافت حقہ ہے۔ جو خلفائے ثلاثہ میں پائی گئی۔ اور یزید میں پائی نہ گئی صفحہ ۴۷ تلک عشرہ کاملہ

ایڈیٹر صاحب اصلاح۔ اوّل۔ شیعوں نے تیرہ سو برس سے اپنے مد مخالف دو دو دو باتیں فریق بنائے ہوئے ہیں۔ ایک اصحاب ثلاثہ یا شیخین۔ دوسرے امیر معاویہ اور یزید۔ اگر آپ نے فضائل یزید میں اللہ فریبی یا تقیہ سے کام نہیں لیا۔ اور سچے دل سے اپنے قدیم حریفوں معاویہ خیلوں سے مصالحت کا اعلان کیا ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد اصحاب ثلاثہ کا فیصلہ خدا پر یا ظہور امام مہدی پر چھوڑ دیجئے۔ امت مرحومہ کے

دیرینہ شاخسانے کی ایک شاخ تو ٹوٹ گئی یہ بھی بسا غنیمت ہے آفرین باد برین ہمت مردانہ تو اس اخلاقی جرأت کا تہ دل سے شکریہ عرض ہے۔

دوم۔ یزید کے محامد و فضائل مندرجہ بالا کو مد نظر رکھکر جن میں آپنے بھی کم حصہ نہیں لیا۔ اب تقاضائے انصاف و ایمان یہ ہے کہ اپنے ناظرین کو بھی ہدایت فرماویں کہ آئندہ آپکی تقلید میں وہ بھی مجالس میں باآواز بلند یزید کے فضائل بیان کیا کریں۔ اور بجائے رسمی اور تقلیدی لعن وطعن کرنیکے اسکے حق میں دعائے مغفرت کے لئے ہاتھ اٹھایا کریں جس نے سب سے پہلے اپنے محلسرائے کو امام باڑہ بنایا۔ جو تمام اولین و آخرین شیعہ سے غم امام حسین میں بڑھکر رہا۔ جو باوجودیکہ نہ کربلا میں گیا اور نہ اسنے قتل امام حسین ؑ کا حکم جاری کیا۔ تاہم سخت نادم اور پشیمان ہوا۔ و قال النبی کفٰی بالندم التوبۃ تفسیر صافی زیر آیت لا یشفعون الا لمن ارتضیٰ صفحہ ۲۸ سورہ انبیأ یعنے توبہ کے لئے ندامت کفایت کرتی ہے۔ اور جس نے اس پشیمانی کے علاوہ اور کفارے بھی دیئے۔ جس نے اپنی اولاد کے لئے شیعہ فاضل ملازم رکھے تاکہ میری نسل بھی شیعہ ہوجائے چنانچہ اسکا ایک بیٹا معاویہ نام مخلصین شیعہ بلکہ علمائے شیعہ میں سے مانا گیا ہے۔ اور جو کہ یقین ہے کہ بوقت تلاوت قرآن و اقامت نماز اپنے والدین کی مغفرت کی دعائیں پڑھنے میں دریغ نہ کرتا رہا ہوگا۔ پس اس طرح بھی آپکو حق اخوت ادا کرنا کم و بیش لازم ہے یعنی بخاطر یزید ابن معاویہ نہیں تو بلحاظ معاویہ ابن یزید ہی سہی۔ مکرم۔ میر صاحب۔ افسوس ہے کہ آپ یزید کے وقت میں پیدا نہ ہوئے۔ ورنہ یہ فضائل اور یہ مناقب تو خود یزید کو سنانے کے قابل تھے اور یزید اسکے صلہ میں خدا جانے آپکو کتنا کچھ انعام و اکرام عطا کر دیتا۔ مگر چونکہ موجودہ وقت میں نہ وہ افضل ہے نہ وہ مفضول لہذا یہ آپکی ساری مدح خوانی اکارت اور فضول والسلام۔ باقی آپ کے شبہات کا جواب بھی انشاءاللہ آپکو جلدی پہنچ جائیگا۔

(خاکسار خادم حسین ؓ خادم از کلکتہ)

۹ ستمبر ۱۹۱۳ء